لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

ظہورِ اسلام سے لے کر آج تک دُشمنانِ اسلام کی جانب سے مسلمانوں کو روحانی اَذیت پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس وقت بھی ڈنمارک کی سرزمین سے محمد مجتبیٰ ﷺ کے کارٹون دوسال کے بعد پھر سے شائع کئے جارہے ہیں۔ آزادیٔ اظہارِ رائے کے نام پر مسلمانوں کے دینی و مذہبی جذبات کو مجروح کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ محترم، معزز اور اپنی جان سے بڑھ کر محبوب ہستی، جن کی عصمت وناموس کی حفاظت کیلئے مسلمان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو اپنے لیے فخر وسعادت سمجھتے ہیں، پر کیچڑ اُچھالا جارہا ہے اور شانِ رسالتماب میں سرعام گستاخی کا اِرتکاب کیا جارہا ہے۔ ان ظالموں اور گستاخِ رسالت کے مجرموں کے عبرتناک انجام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾ [التوبة:٦١]

''اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ﴾ [الحجر:٩٥]

''آپ کی طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لیے کافی ہیں۔''

سورۂ کوثر میں ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ ﴾ [الکوثر:٣] ''تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔''

افسوس ہے اس قوم پر جو کفر وضلالت اور اپنی کمینگی و بدخصلتی پر اڑی ہوئی ہے۔ افسوس ہے ایسے بدخصلتوں اور جاہلوں پر جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جرأت کی اور اپنے جیسی شیطانی شکل بنا کر کہا کہ یہ (معاذ اللہ!) اسلام اور مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ ہیں۔

یہ ہدایت وحق کے چمکتے سورج کی روشنی کو مدہم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ سورج پر تھوکنے والے کا تھوک اس کے منہ پر آن گرتا ہے۔ یہ جاہل اور دشمنانِ اسلام، محمد ﷺ کی شان وعظمت کو کیا پہچانیں۔ بے شک محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول، خاتم الانبیا اور ساری اولادِ آدم کے سردار ہیں۔

کاش! ان جاہلوں نے ہم مسلمانوں سے نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس کے بارے میں پوچھا ہوتا، تاکہ ہم انہیں تسلی بخش جواب دیتے جس سے ان کی اندھی عقلیں خیرہ ہوجاتیں، ان کی بے لگام زبانیں بند ہوجاتیں اور وہ اس قسم کی لچر اور پھسپھسی تصاویر وخاکے بنانے کی جرأت نہ کرتے۔ مغرب کا دینی حمیت سے بیگانہ معاشرہ اس حقیقت سے

بے خبر ہے کہ مسلمان کیلئے دین وایمان کی کیا قدر و قیمت ہے؟ اس معاشرے کی بے روح دانش یہ جانتی ہی نہیں ہے کہ مسلمان بے عمل اور گناہ گار تو ہوسکتا ہے، لیکن اس کے اندر دینی حس جاری وساری ہو تو وہ بے غیرت ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مسلمان ناموسِ دین اور آبروئے رسالت کے تحفظ کیلئے جان کو قربان کر دینا بھی بہت کم قیمت سمجھتا ہے، وہ راہِ حق میں جان کا نذرانہ دے کر بھی بہ اندازِ تاسف کہتا ہے۔ ؎

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اکمل صورت، خوبصورت سیرت اور بہترین ہیئتِ ترکیبی پر پیدا فرمایا تھا۔ آپ ﷺ کی تعریف میں سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار قابل توجہ ہیں: ؎

وأحسن منك لم ترَ قطُّ عيني وأجمل منك لم تلدِ النسآء
خُلِقتَ مبرّأً من كل عيب كأنكَ قد خُلقتَ كما تَشآء

''آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل شخص میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا، آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے پیدا نہیں کیا، آپ ﷺ ہر عیب سے پاک ہیں، گویا کہ آپ ﷺ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہیں۔''

آپ ﷺ نذیر، بشیر، سراجِ منیر، معلم کبیر، اور ماہر قائد وراہنما تھے، جن کی راہنمائی میں ہم نے بلندیوں کو چھوا، اللہ تعالیٰ نے ان کی رسالت کے ذریعہ ہمیں شرف بخشا اور ان کی دعوت کو قبول کر لینے کی توفیق دے کر ہمیں اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔

نبیٔ کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے اور اچھے اخلاق والے تھے، آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک سفید، پرکشش اور نورانی تھا۔ جب آپ ﷺ مسکراتے تو چہرہ ایسے چمک اٹھتا جیسے چودھویں کا چاند ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأيت شيئا أحسن من رسول الله ﷺ كأنَّ الشمس تجري في وجهه

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کوئی شے نہیں دیکھی، آپ ﷺ کے چہرے پر نورانیت ایسی تھی گویا کہ سورج آپ کے چہرے پر چل رہا ہو۔''

آپ ﷺ ایک حسین وجمیل اور خوبصورت انسان تھے۔ آپ ﷺ سیاہ بالوں، سرمئی آنکھوں، لمبی پلکوں، خوبصورت لمبی ناک، خوبصورت ہنسلی اور موتیوں جیسے دانتوں والے تھے۔ سامنے کے دانتوں میں ذرا کشادگی تھی، جب گفتگو کرتے تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے آپ کے منہ سے نور نکل رہا ہو۔ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی، جب لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے آپ ﷺ کی پیشانی میں روشنی جھلملا رہی ہے۔ آپ ﷺ کی گردن معتدل تھی نہ زیادہ لمبی تھی اور نہ ہی بالکل چھوٹی ہوئی۔

نبیٔ کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی مذکورہ صفات سیدنا علی، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ہند بن ابو ہالہ، اُم معبد الخزاعیہ سمیت متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔

اَب ان جھوٹی تصاویر اور خاکوں کی مدد سے نبیٔ کریم ﷺ اور سوا ارب سے زائد مسلمانوں کو کیوں اذیت دی

جارہی ہے؟ اس کے پس پردہ کونسے عوامل کارفرما ہیں کہ آئے روز ان خاکوں کو شائع کر دیا جاتا ہے؟

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما كان أحد أحب إلي من رسول الله ﷺ ولا أجلّ في عيني منه، وما كنت أطيق أن أملأ عيني منه إجلالًا له، ولو سئلت ان أصفه ما أطقت، لأنى لم أكن أملأ عيني منه

[صحيح مسلم:١٢١]

''میرے نزدیک نبیٔ کریم ﷺ سے زیادہ محبوب اور جلیل القدر کوئی نہیں تھا، آپ ﷺ کی جلالت کی وجہ سے میں نے آپ کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھا تھا، اگر مجھ سے آپ کی صفات کے بارے میں پوچھا جائے تو میں اس کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا، کیونکہ میں نے کبھی آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا۔''

یہ ہیں ہمارے نبیٔ کریم ﷺ! جن کو ہم مسلمان علم یقین کی حد تک جانتے ہیں۔ تم نہیں، اور ہمیں ان کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ نہیں، اور ان کے فضائل واحسانات کو بھول جانا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔

ان ظالموں کا تمام انبیا کے سردار ﷺ کے ساتھ یہ رویہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ یہ وہ نبی ہیں جو بہترین اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور جن کی بعثت کا مقصد اخلاقِ حسنہ کی تکمیل تھا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

« بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ أَحْسَنَ الْأَخْلَاقِ » [الموطا: ١٦٠٩]

''میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔''

آپ ﷺ ہمیشہ خندہ پیشانی اور مسکراتے چہرے سے ملتے تھے، نرمی سے پیش آتے، سختی اور ترش روئی سے اجتناب کرتے اور غلیظ زبان استعمال کرنے سے کوسوں دور رہتے۔ آپ ﷺ قدر دان، سخی اور خرچ کرنے والے تھے، آنے والے کل کیلئے کوئی شے ذخیرہ نہ کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اتنی بکریاں عطیہ میں دے دیں کہ ان سے دو پہاڑوں کے درمیان وادی بھر گئی۔ وہ اپنی قوم کی طرف یہ کہتے ہوئے گیا:

يا قوم أسلموا! فإن محمّدا ﷺ يعطي عطاء لا يخشى مع الفاقة. [صحيح مسلم:٢٣١٢]

''اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، بے شک محمد ﷺ ایسا عطیہ دیتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی فاقہ کا ڈر نہیں رہتا۔''

نبیٔ کریم ﷺ شجاع اور میدان جنگ میں دشمن کے قریب تک پیش قدمی کرنے والے تھے، آپ ﷺ نے کبھی راہِ فرار اختیار نہیں کی۔

- آپ ﷺ کو ہمیشہ اُمت کی فکر دامن گیر رہتی تھی۔ آپ ﷺ مسلسل غور وفکر کرنے والے اور لمبی خاموشی اختیار کرنے والے تھے۔ بلا ضرورت گفتگو نہیں کرتے تھے اور جامع کلمات کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی کلام فیصلہ کن ہوتی جس میں فضول بات نہیں ہوتی تھی۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرتے اور کھانے کو برا بھلا نہیں کہتے تھے۔
- آپ ﷺ اپنی ذات کے لیے نہ غصہ ہوتے اور نہ ہی انتقام لیتے تھے ہاں البتہ اگر حدود اللہ کو پامال کیا جارہا ہوتا تو اس پر ناراض بھی ہوتے اور حد بھی نافذ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرمیلے اور حیادار تھے۔
- آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے بارے میں ہمیشہ اپنا دِل صاف رکھتے تھے اور کسی کے ساتھ بھی بداخلاقی سے معاملہ

نہیں کرتے تھے۔ ڈانٹتے ہوئے بھی لطافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرماتے :« مَا لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُهُ » ''اسے کیا ہے؟ اس کا ہاتھ خاک آلود ہو۔''

- آپ ﷺ صداقت وامانت کو پسند کرتے تھے اور ان صفات کا پیکر تھے۔
- آپ ﷺ کو جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی شے نہ تھی۔ جب خوش ہوتے تو انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے اور آپ کی ہنسی عموماً مسکراہٹ تک ہی محدود رہتی تھی۔
- آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حال واحوال کا خصوصی خیال رکھتے، مصیبت میں ان کا تعاون کرتے، ان کے درمیان باہمی محبت کے بیج بوتے اور ان کو تفرقہ بازی سے باز رکھتے تھے۔
- آپ ﷺ اچھائی کو اچھا کہتے اور اس کی حوصلہ افزائی فرماتے جبکہ برائی کو برا کہتے اور اس کی حوصلہ شکنی کرتے۔ ہر معاملہ میں اعتدال سے کام لیتے اور حقوق سے کوتاہی نہ کرتے تھے اور نہ ہی کسی کا حق کسی غیر کو دیتے تھے۔
- آپ ﷺ اُٹھتے بیٹھتے وقت اللہ کا ذکر کرتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنے آپ کو ممتاز نہ کرتے تھے، مجلس کے آخر میں بیٹھ جاتے اور ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے، حتیٰ کہ اہل مجلس میں سے کوئی شخص بھی یہ گمان نہ کرتا تھا کہ فلاں شخص اس سے زیادہ آپ کو مقرب یا معزز ہے۔
- آپ ﷺ سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاتے تھے، ضرور کچھ نہ کچھ دے دیتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے مثل والد کے تھے، ان کو دینی مسائل اور احکامات باپ کی مانند سکھلاتے تھے۔
- آپ ﷺ کی مجلس علم وحلم، صبر وحیا اور امانت کا مجموعہ ہوتی تھی جس میں نہ شور شرابہ ہوتا اور نہ ہی آوازیں بلند ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ کی مجلس میں قوم کے معزز لوگ جمع ہوتے تھے جو تقویٰ پر ایک دوسرے کا تعاون کرتے، بڑوں کی عزت کرتے، چھوٹوں پر شفقت کرتے، محتاج کی مدد کرتے اور اجنبی کا خیال رکھتے تھے۔
- آپ ﷺ نے دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کی بھی اعلیٰ اقدار پر مبنی عظیم الشان ہدایات جاری کیں۔ آپ ﷺ نے باقاعدہ جنگی ہدایات جاری کیں کہ ان اصولوں کے مطابق جنگ کی جائے گی۔ آپ ﷺ کی جنگیں آج کی جارحانہ جنگوں کی مانند نہ تھیں کہ جن کا مقصد قتل وغارت، تخریب کاری اور تباہی وبربادی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کا نام لے کر چلو، کسی بوڑھے، بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا، خیانت نہ کرنا اور احسان کرنا بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' [أبو داؤد:٢٦١٤]

رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا:

تو لڑائی کرنے والی نہ تھی، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک کو کہا کہ لشکر کے کمانڈر خالد بن ولید ﷺ سے ملو اور ان سے کہو کہ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو ہرگز قتل نہ کریں۔'' [ابن ماجه:٢٨٤٢]

یہ ہیں رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ جن کی جنگ اعلیٰ اصولوں پر مبنی ہوتی تھی۔ اور ایک تم ہو کہ ان کے عمامہ کو بم اور دھماکہ خیز مواد کی شکل میں شائع کر دیا ہے، ایک طرف نبی ﷺ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی وشفقت کا رویہ اور دوسری طرف تمہارا ان کے ساتھ بغض وکینہ تمہاری جعلی رواداری کی پردہ دری کر رہا ہے۔

جس نے جہالت وگمراہی کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی قوم کونورِ ہدایت، عدل وانصاف اور مساوات والی زندگی عطا کی۔تم ایسے شخص کی مذمت کرتے ہوجس کے رب نے خوداس کی صفائی پیش کی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴾ [القلم:۴] ''اور بے شک آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں۔''

مزید فرمایا: ﴿ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ ﴾ [الأنبياء:۱۰۷]

آپ ﷺ کی استقامت کا تزکیہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴾ [النجم:۲] ''تمہارا ساتھی نہ بھٹکا ہے، نہ بہکا ہے۔''

آپ ﷺ کی گفتگو کے تزکیہ میں ارشاد ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴾ [النجم:۳] ''وہ خواہشاتِ نفس سے نہیں بولتا۔''

آپ ﷺ کے دل اور سینے کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴾ [الانشراح:۴]

''(اے نبی ﷺ!) کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا۔''

آپ ﷺ کی زندگی کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴾ [الحجر:۷۲]

''تیری جان کی قسم اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا، جس میں وہ آپے سے باہر نکلے جاتے تھے۔''

حاسد حسد کی آگ میں خود ہی جلا کرے　　وہ دیا کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ان سب خباثتوں کا محرک، درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض وعناد ہے۔کیونکہ اس دین حق کی صداقت اور دن رات اس کا پھیلاؤ ان سے کسی طور ہضم نہیں ہو پا رہا، حتیٰ کہ آج یورپ اور امریکہ میں بھی مذہبِ اسلام دوسرے نمبر پر آچکا ہے۔جب بوڑھا یورپ مزید کم ہوتا جائے گا تو ان شاء اللہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا اور اسلام میں داخل ہونے والے ان کے تھنک ٹینکس اور دانشوروں کی تعداد زیادہ ہوتی جائے گی اور اسلام پہلا مذہب بن جائے گا۔

آج یورپ میں اسلام سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب بن چکا ہے۔اس عالمگیر سچائی نے ان کے سیاستدانوں اور مذہبی لیڈروں کو پریشان کر دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ابھی سے خطرے کی گھنٹیاں بجانا شروع کر دی ہیں کہ آنے والے چند سالوں میں اسلام یورپ کا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا۔

لیکن ان سُفہا کو جان لینا چاہیے کہ درحقیقت وہ محمد ﷺ کی توہین کے ارتکاب کے ساتھ اپنے خبثِ باطن کا اظہار کر کے لاشعوری طور پر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں اور اس کے پھیلاؤ کا سبب بن رہے ہیں، کیونکہ یہ لوگ اپنے بھونڈے طریقے سے لوگوں کو تلاشِ حق کی جستجو کی دعوت دے رہے ہیں۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے　　اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

جب لوگوں نے دینِ اسلام کا مطالعہ کرنا شروع کیا اور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے واقفیت حاصل کی تو تمام لوگوں کیلئے ان کا جھوٹ کھل کر سامنے آ گیا انہوں نے نبیٔ کریم ﷺ اور دینِ اسلام کی عظمت وشان کو پہچان لیا تو لوگ

جوق در جوق اسلام میں داخل ہونا شروع ہوگئے اور اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب میں اسلام کی حقیقت وعظمت کو متعارف کروانے لگے اور اسلام کے مبلغ بن کر دینِ اسلام کی خدمت کرنے لگے۔

نبی کریم ﷺ کا ذکر ختم کرنے والے خود ختم ہونے لگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا:

﴿ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴾ [الکوثر:۳]

''بے شک تیرا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔''

نبیٔ رحمت ﷺ کی شانِ اقدس میں یہ گستاخیاں، درحقیقت دین کا غلبہ اور مسلمانوں کی مدد ہے۔ کتنے ہی لوگ اس کے سبب مسلمان ہوئے اور کتنے ہی گناہگار مسلمانوں نے توبہ کرلی اور سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنا شروع کردی۔

ہماری ذمہ داری

ان ظالمانہ حملوں کے ردّ میں ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی پیروی اور اتباع میں کمربستہ ہوجائیں۔ یہ اَمر اِن کو مزید غصہ دلانے والا اور بہترین انتقام ہے، کیونکہ وہ مسلمانوں کو قرآن وسنت سے دور کرنا چاہتے اور قرآن وسنت سے متعلق مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ہم سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہم سنتِ نبوی کو سیکھیں، شریعت کو سمجھیں، آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کو اپنائیں، موجودہ دور کے جدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دعوتِ دین کو عام کریں اور اسلام پر وارد اعتراضات وشبہات کا مدلل ردّ کریں۔ گستاخانِ رسالت کا اقتصادی بائیکاٹ کریں تاکہ وہ ہم سے ایک بھی درہم ودینار نہ کماسکیں۔ اس سے پہلے ہمیں اندرونِ خانہ اپنی اصلاح کرنا ہوگی اور اُمت اِسلامیہ ومسلم نوجوانوں کو متحد کرنا ہوگا، کیونکہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴾ [الأنبیاء:۹۲]

''یہ تمہاری اُمت حقیقت میں ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس تم میری عبادت کرو۔''

مترجم: **قاری مصطفیٰ راسخ** (فاضل کلیة القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

فلم 'فتنہ' اور مغربی 'رواداری'

شدید جھنجھلاہٹ کا شکار مغرب ان دنوں اخلاقی گراوٹ، تہذیبی پسماندگی اور فکری افلاس کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اہل اسلام کی اجتہادی بصیرت، فکری بیداری اور ناقابل شکست جذبۂ جہاد اہل مغرب کو پریشان کیے ہوئے ہے، اسی طرح اسلام کا چارسُو بڑھتا ہوا پھیلاؤ بھی مغربی مفکرین کو بے کل کیے جارہا ہے۔

مغربی میڈیا کی طرف سے اسلامی شعار کا استہزا، نبیٔ رحمت ﷺ کے توہین آمیز خاکے اور اسلام مخالف فلم ان دانشوروں کی ذہنی بے چینی کا عملی اظہار ہے، جو وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ اسلام مخالف فلم 'فتنہ' کی صورت میں